www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

محمد عبداللہ صالح

مصحفِ عثمانی کا ایک تحقیقی جائزہ

اعتراضات، پس منظر، ضرورت و نوعیت، مقاصد

زیر نظر مضمون میں فاضل مقالہ نگار نے مصحف عثمانی بالخصوص "سبعہ قرآات" پر بیش قیمت بحث کی ہے۔ سبعہ قرآات کا موضوع مدت مدید سے علماء کی بے اعتنائی کا شکار ہے۔ لہذا ایسے وقت میں اس موضوع کو نئے سرے سے شروع کرنا جہاں مشکل ہے وہاں مقالہ نگار کی کاوش لائق تحسین بھی ہے۔ گو کہ اس مضمون کے بعض مندرجات سے ادارہ اختلاف کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ تاہم ایک علمی تحقیق ہونے کے ناطے اسے شائع کیا جا رہا ہے تاکہ علماء میں اس موضوع پر قلم اٹھانے اور اس بارے میں تفکر و تدبّر میں پیش رفت ہو اور علم کا ایک وسیع باب اور قرآن جیسی کتابِ الٰہی کے مختلف لہجوں سے عوام کو شناسائی ہو۔

"محدث" میں "قرآت سبعہ و عشرہ" سے متعلقہ مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے لیکن یہ سب کچھ اہل قلم حضرات کے تعاون اور محنت کے بغیر ناممکن ہے۔ اس موضوع سے ادارہ ہذا کو خصوصی تعلق اور اس لحاظ سے نسبت بھی ہے کہ مجلس التحقیق الاسلامی ہی کے تعلیمی پروگراموں میں اس علم کی تکمیل تعلیم کے لئے خصوصی منصوبہ بنام "کلیتہ القرآن الکریم و العلوم الاسلامیہ" دو برس قبل جاری کیا گیا تھا جو بحمد اللہ و توفیقہ کامیابی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ اس شعبہ کو فن قرآت میں خصوصی مہارت رکھنے والے اصحاب کی سرپرستی حاصل ہے۔ اور یہ شعبہ اس باب میں مفید تعلیمی اور تحقیقی پیش رفت کا خواہاں ہے تاکہ قرآاتِ متواترہ کی اشاعت کے فرض کو بحسن و خوبی انجام دیا جائے اور قرآن حکیم کو اعدائے اسلام کی سرگرمیوں سے محفوظ و مصئون کیا جا سکے۔ (ادارہ)

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے زمانہ میں قریش کی لغت کے مطابق قرآن مجید کا ایک صحیح نسخہ تیار کروایا تاکہ پوری امت مسلمہ ایک ہی طرح سے قرآن مجید کی تلاوت کر سکے اور کوئی اختلاف پیدا نہ ہو۔ دراصل حذیفہ بن الیمانؓ نے شکایت کی تھی کہ بعض علاقوں میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قرآن مجید کو پڑھنے کے انداز میں اختلاف کی بنا پر حالات تشویشناک ہیں چنانچہ حضرت عثمانؓ نے قرآن حکیم کا ایسا نسخہ کمال احتیاط کے ساتھ تیار کروایا کہ جس میں تمام جائز قراتیں سما سکتی تھیں۔

مگر مستشرقین حضرت عثمان کی اس کاروائی، اس مصحف کی تیاری، پس منظر اور خود مصحفِ عثمانی پر اعتراضات کرتے ہیں اور ان اعتراضات کا ماحاصل یہ ہے کہ عہد عثمانیؓ سے قبل قرآن مجید کا کوئی صحیح نسخہ معرض وجود میں نہ آسکا تھا۔ ذیل میں ہم مستشرقین کے اعتراضات نقل کرتے ہوئے ان کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

نولڈیکے (Noldeke) اپنے مقالہ میں قرآن حکیم کی تاریخ حفاظت پر یوں رقمطراز ہے۔

"مصحفِ عثمانؓ سے قبل قرآن مجید کا کوئی معیاری اور مرتب نسخہ موجود نہ تھا۔ اور یہ مصحف، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مصحف کی نقل ہی تھا (لہذا اگر مصحفِ صدیقی حقیقی مصحف نہ تھا تو مصحفِ عثمانی کی بھی کوئی حیثیت نہیں)"

حضرت عثمانؓ کی تدوین قرآن کی ساری کاروائی کو مشکوک بناتے ہوئے لکھتا ہے

" as to how thay were conductad we have no Trustworthly information, Tradition being have too much under the influence of dog matic presupposition."

مزید یہ کہ حضرت عثمان کی جمع قرآن کی ان مساعی کو سیاسی مقاصد کے حصول کا رنگ دیتا ہے۔

" but for the assentially political object of putting an end to controversies by admitting only one form of the common book of religion and of law, this measuere was necessary."

آگے چل کر نولڈیکے کہتا ہے کہ حضرت عثمان نے اپنے نسخے کے علاوہ دیگر تمام مصاحف جلوا دیئے اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا اور قرآن کا حقیقی متن اگر ہم جاننا چاہیں تو معلوم نہیں ہو سکتا۔ مزید اس طرح کے وہ بہت سے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہوئے لکھتا ہے

Slight clerical errors there may have been though some times in vary strange order ۔ـ۶

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مصحف عثمانیؓ کو مشکوک بنانے کی کوشش میں ایک اور مشہور مستشرق ایف بہل (F. Buhl) بھی پیش پیش نظر آتا ہے۔ وہ اپنے مقالہ میں لکھتا ہے

"مصحف عثمانی دراصل مصحف صدیقیؓ کی نقل تھا۔ لیکن ساتھ ہی کہتا ہے کہ مصحفِ صدیق کوئی باقاعدہ مرتب نسخہ نہ تھا"۔ ۷۔

"اس سلسلے میں نو آموز اور ناتجربہ کار کاتبوں کی طرف سے کچھ لاپروائیاں اور غلطیاں سرزد ہوئیں" ۸۔

"حضرت عثمان نے اپنے تیار کروائے ہوئے نسخے کے علاوہ تمام نسخوں کو ضائع کروا دیا۔ اس طرح قرآن کا بڑا ایک حصہ ضائع ہوگیا" ۹۔

"حضرت عثمان تو ایک متفقہ متن قرآن اور متفقہ تلفظ بھی تیار نہ کرسکے" ۱۰۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اختلافات ختم کرنے کے لئے باقی نسخوں کو جلوا دیا تھا۔ لیکن اختلافات ختم کرنے کے لئے جلانے یا ضائع کرنے کا یہ عمل بالکل بے اثر تھا کیونکہ قرآن لوگوں کے حافظے میں موجود تھا۔ ۱۱۔

"مصحفِ عثمانیؓ حقیقی قرآن نہیں، اس مصحف کی کوئی ترتیب بھی نہ تھی۔ علاوہ ازیں جو مصاحف دیگر علاقوں کو روانہ کئے گئے ان میں ہم آہنگی بھی نہ تھی" ۱۲۔

ایف بہل نے تفسیر طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عثمان خود بھی اپنے تیار کردہ نسخے کو مستند اور صحیح نہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ لکھتا ہے

"Even Oth man himself, according to one story --- did not adhere to the text authorised by him. but read sura iii 100 with an addition not now found in it. and if this is correct , it is no wonder that others took still greater liberties, various circumstances, contributed to the continual variation in the form of text." ۱۳۔

۶ - Ibid., 605
۷ - Encyclopaedia of Islam , iv , 1073
۸ - Ibid .1073
۹ - Ibid .1070
۱۰ - Ibid .1070
۱۱ - Ibid .1073
۱۲ - Ibid .1073
۱۳ - Ibid .1073

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نولڈیکے اور بیل کی طرح ایک اور مشہور مستشرق مارگولیتھ (Margoliouth) اسی طرح کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت عثمان کے مرتب کئے ہوئے مصحف پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتا ہے۔ مارگولیتھ اس مصحف میں ابہام اور اغلاط کے بارے میں لکھتا ہے

"زید بن ثابت کو حضرت عثمانؓ نے اس کام پر اس لئے لگایا کہ انتہائی ابہام کی موجودگی میں وہی اس متن کی وضاحت کرسکتے تھے" ۱۴۔

اس کے اپنے الفاظ میں

" .. Perhaps because in the extreme ambiguity with and imperfection of the arabic script he alone could interpret the first edition with certainity" ۱۵۔

اسی طرح مارگولیتھ کہتا ہے کہ "حضرت عثمانؓ کے اپنے نسخے کے علاوہ دوسرے نسخے جلوا دینے کے عمل سے قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا۔ چنانچہ اب ہمیں قرآن کا حقیقی متن نہیں مل سکتا"۔ ۱۶۔

قریب قریب یہی انداز دیگر مستشرقین ۱۷۔ نے بھی اختیار کیا ہے اور انہوں نے بھی اسی سے ملتے جلتے اعتراضات اٹھائے ہیں بعض مستشرقین کے نقطہ نگاہ کا تذکرہ "البیان" ۱۸۔ میں بھی ملتا ہے۔ اور بعض کا تذکرہ ڈاکٹر صبحی صالح ۱۹۔ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ تاویل القرآن ۲۰۔ میں بھی ان اعتراضات کو دھرایا گیا ہے۔

---

۱۴ - Margoliouth, D.S., Mohammadanism, 70.

۱۵ - Ibid .70

۱۶ - Ibid .70

۱۷ - (i) Wath, Montgomery, 'Mohammad at Makka'9

(ii) Frost, S.E., ' the Sacred Writings of World's Great Religions, 307

(iii) Jeffery, Arthur, Matevial for the Study of History of the Tost of the Quran.I

(iv) Nicholson, R.A., Literary History of the Arabs,

(v) Trition , A,S., Islam Belief and Practice, 60.

(vi) فنڈر، پادری، میزان الحق، 36 - 40

(vii) Bell, Richerd, Introduction to the Quran, 42 - 44

۱۸ - حقانی، عبدالحق، البیان فی علوم القرآن، 258

۱۹ - صبحی صالح، ڈاکٹر، مباحث فی علوم القرآن، 79 - 80

۲۰ - ضربت، عیسوی، تاویل القرآن، 106 - 107

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مستشرقین کا نقطہ نظر بیان کرنے کے بعد اب ہم ذیل میں اسلامی مآخذ سے عہدِ عثمانی میں جمع قرآن کی نوعیت، مقاصد، پس منظر اور طریقہ کار کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں تا کہ مستشرقین کے اعتراضات کا رد بھی ہو سکے اور حقیقت حال بھی سامنے آجائے۔

پس منظر

حضرت عثمانؓ کے عہد حکومت تک اسلامی مملکت وسیع علاقے تک پھیل چکی تھی اور عرب کے علاوہ عجم کے تمام علاقے اسلامی حکومت کا حصہ بن چکے تھے۔ قرآن مجید جہاں مسلمانوں کی زندگی کا لازمی جزو تھا۔ تو دوسری طرف "سبعہ احرف" بھی موجود تھے۔ حضور سے مختلف صحابہ کرامؓ نے انہی "سات حروف" کے ساتھ قرآن پڑھا تھا۔ صحابہؓ نے اپنے شاگردوں کو بھی انہی کے مطابق پڑھایا تھا۔ حضور کی وفات کے بعد، بلکہ آپ کی موجودگی میں صحابہؓ ان علاقوں میں بھی پھیل گئے۔ جب مملکت کی حدود عجم تک وسیع ہوتی چلی گئیں تو صحابہ کرامؓ ان علاقوں میں پہنچ گئے۔ ان میں سرکاری طور پر بھیجے ہوئے معلمین بھی تھے اور دعوت و تبلیغ کی غرض سے جانے والے بھی۲۱، اس طرح "سبعہ احرف" عرب و عجم کے تمام علاقے میں پھیل گیا۔ جب تک لوگ "سبعہ احرف" کی حقیقت سے آگاہ تھے اس وقت تک اس سے کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی۔ لیکن جب یہ اختلاف دور دراز کے علاقوں تک پہنچا اور ان پر یہ بات واضح نہ تھی کہ "سبعہ احرف" کی سہولت کا مقصد کیا ہے اور یہ بات ان میں پوری طرح مشہور نہ تھی کہ قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے تو اس وقت لوگوں میں جھگڑے کھڑے ہونے لگے۔ بعض لوگ اپنی قرات کو صحیح اور دوسروں کی قرات کو غلط قرار دینے لگے ۲۲۔

ان جھگڑوں سے ایک طرف تو یہ خطرہ تھا کہ لوگ قرآن کریم کی متواتر قراتوں کو غلط قرار دینے کی سنگین غلطی کریں گے دوسری طرف یہ مسئلہ بھی تھا کہ حضرت زید بن ثابت کے لکھے ہوئے ایک نسخہ، جو کہ مدینہ طیبہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس موجود تھا، اس کے علاوہ پورے عالم اسلام میں اس سے معیاری نسخہ نہ تھا۔ جو پوری امت کے لئے حجت بن سکے۔ کیونکہ دوسرے نسخے انفرادی طور پر لکھے ہوئے تھے اور ان میں ساتوں حروف کو جمع کرنے کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ اس لئے ان جھگڑوں کے تصفیے کی اگر کوئی قابل اعتماد صورت تھی تو وہ یہی تھی کہ ایسے نسخے پورے عالم اسلام میں پھیلا دیئے جائیں جن میں ساتوں حروف جمع ہوں اور انہیں دیکھ کر یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ کونسی قرات درست اور کون سی قرات غلط ہے؟ یہ عظیم الشان کارنامہ حضرت عثمانؓ نے سرانجام دیا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ان کے اس کارنامے کی تفصیلات روایات میں موجود ہیں۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ آرمینیا کے محاذ پر جہاد میں مصروف تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگوں میں قرآن کریم کی قراتوں میں اختلاف ہو رہا ہے۔ چنانچہ مدینہ طیبہ واپس آتے ہی انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہ امیرالمؤمنین حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور خدمت میں حاضر ہو کر پوری صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے خلیفہ سے کہا کہ قبل اس کے کہ یہ امت کتاب اللہ کے بارے میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف کا شکار ہو جائے آپ اس اختلاف کا علاج فرمالیں۔ انہوں نے مزید کہا "کہ میں آرمینیا کے محاذ پر جہاد میں مصروف تھا کہ میں نے دیکھا کہ شام کے رہنے والے لوگ اُبی بن کعبؓ کی قرات میں پڑھتے ہیں جو اہل عراق نے نہیں سنی ہوئی تھیں اور اہل عراق ابن مسعودؓ کی قرات میں پڑھتے ہیں جو اہل شام نے نہیں سنی ہوئی تھی۔ اس بنا پر وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں ۲۳۔

اس سلسلے میں علامہ بدرالدین عینیؒ لکھتے ہیں۔ ۲۴۔

ان حذیفه قدم من غزوة فلم يدخل فی بیته حتی اتی عثمان رضی الله عنه فقال يا اميرالمومنين ادرک الناس قال وما ذاک قال غزوت ارمينية فاذا اهل الشام يقرءون بقراءة ابی ابن كعب رضی الله عنه فياتون بمالم يسمع اهل العراق واذا اهل العراق يقرءون بقراءة عبد الله ابن مسعود فياتون بمالم يسمعه اهل الشام فيكفر بعضهم بعضاً

"حضرت حذیفہؓ کی ایک غزوہ سے واپسی ہوئی تو واپسی پر وہ اپنے گھر میں داخل نہیں ہوئے تاآنکہ حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیرُالمؤمنین !لوگوں کی خبر لیجئے۔ انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہا میں لڑائی کے سلسلے میں آرمینیا گیا ہوا تھا وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ اہل شام ابی بن کعبؓ کی قرات میں پڑھتے ہیں جسے اہل عراق نے نہیں سنا ہوا تھا اور اہل عراق عبداللہ بن مسعودؓ کی قرات میں پڑھتے ہیں جسے اہل شام نے نہیں سنا اس اختلاف کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں"۔

---

۲۱ - صبحی صالح' ڈاکٹر حوالہ مذکور' 81

۲۲ - سیوطی' جلال الدین' الاتقان فی علوم القرآن' I ' 61

۲۳ - ایضاً" ' 61

۲۴ - عینی' بدرالدین' علامہ "عمدۃ القاری" شرح صحیح البخاری' x '16

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کا واقعہ بخاری شریف میں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے

"حضرت حذیفہ بن الیمانؓ حضرت عثمان کے پاس آذربائیجان کے معرکے کے بعد حاضر ہوئے اور انہیں قرأتِ قرآن میں باہمی اختلاف نے بہت پریشان کیا تھا۔ حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا اے امیرالمؤمنین! امت کی خبر لیجئے قبل اس کے کہ وہ اپنی کتاب میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف کرنے لگیں۔ اس پر حضرت عثمان نے حضرت حفصہؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس قرآن مجید کے نوشتے اور صحیفے بھیج دیں، ہم انہیں نقل کرلیں گے اور ایک مصحف کی شکل میں جمع کرلیں گے پھر انہیں آپ کی طرف لوٹا دیں گے۔ حضرت حفصہؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیئے۔ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابتؓ عبداللہ بن زبیرؓ، سعد بن العاصؓ اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو متعین فرمایا کہ وہ ان صحائف کو ایک مصحف میں نقل کریں۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت عثمانؓ نے جماعتِ قریش کے تینوں کاتبوں کو فرمایا کہ جب تم اور زید بن ثابتؓ میں قرآن کریم کی کسی آیت کے لکھنے میں اختلاف ہو تو پھر اسے لغتِ قریش میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید لغتِ قریش ؎ میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے اسی پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ جب یہ حضرات ان صحائف کو نقل کرچکے تو حضرت عثمانؓ نے ان اصل صحائف کو حضرت حفصہؓ کے پاس واپس لوٹا دیا اور ہر علاقے میں ایک ایک نقل شدہ مصحف ارسال کردیا اور یہ حکم صادر فرمایا کہ ان کے علاوہ جو مجموعے اور صحیفے لوگوں کے پاس لکھے ہوئے موجود ہوں ان کو جلا دیا جائے"۔ ۲۵۔

حضرت عثمان بھی شاید خود اس خطرے سے آگاہ تھے۔ انہیں اس بات کی اطلاع ملی تھی کہ خود مدینہ طیبہ کے اندر ایسے واقعات پیش آئے کہ جب مختلف صحابہ کرامؓ کے شاگرد اکٹھے ہوئے تو اختلاف کی سی ایک کیفیت پیدا ہو رہی تھی۔ ۲۶۔ جب حضرت حذیفہ نے بھی اسی قسم کی اطلاع دی تو آپ نے فوراً" اقدام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت حضرت عثمان نے جلیل القدر صحابہؓ کو جمع کیا اور ان سے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ میری قرات تمہاری قرات سے بہتر ہے اور یہ بات کفر تک پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ صحابہ کرامؓ نے حضرت عثمانؓ سے یہی پوچھا کہ آپ نے کیا سوچا ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم

---

۲۵ - بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، III، 146

۲۶ - جلال الدین، سیوطی، حوالہ مذکور، I، 61

؎ لغتِ قریش سے کیا مقصود ہے؟ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۱۱۵

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تمام لوگوں کو ایک یقینی مصحف پر جمع کردیں تاکہ کوئی اختلاف اور اِفتراق باقی نہ رہے۔ صحابہ نے اس رائے کو پسند کیا اور حضرت عثمان کی رائے کی تائید کی چنانچہ حضرت عثمانؓ نے اسی وقت لوگوں کو جمع کیا اور خطبہ ارشاد فرمایا: ۲۷۔

انتم عندی تختلفون فیه وتلحنون، فمن نأی عنی من اهل الامصار اشد فیه اختلافاً واشد لحناً، اجتمعوا یا اصحاب محمد ﷺ فاکتبوا للناس اماماً

"تم لوگ مدینہ میں میرے قریب رہتے ہوئے قرآن کریم کی قراتوں کے بارے میں ایک دوسرے کی تکذیب اور ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہو۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ مجھ سے دور ہیں وہ تو اور زیادہ تکذیب اور اختلاف کرتے ہوں گے۔ لہٰذا تم لوگ مل کر ایک نسخہ ایسا تیار کرو جو سب کے لئے واجبُ الاقتداء ہو"۔

مصحفِ عثمانؓ کے بارے میں ہم نے جو وضاحت بیان کی ہے اس سے صاف طور پر واضح ہو رہا ہے کہ متفقہ مصحف تیار کروانے کی اس وقت اشد ضرورت تھی۔ ایسا نہیں کہ حضرت عثمان نے اپنی سیاسی پالیسی یا ذاتی ضرورت کے تحت ایسا کیا تھا۔ حضرت حذیفہؓ کا آذربائیجان سے واپسی پر فوراً حضرت عثمانؓ کے پاس آنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ اس اختلاف سے بہت پریشان تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان کے سامنے یہ مسئلہ اس انداز سے پیش کیا کہ وہ اس کی سنگینی کو فوراً سمجھ گئے۔ اس ساری صورت حال کے پیش نظر حضرت عثمان نے مندرجہ ذیل کام کئے۔

اولاً قرآن کریم کے معیاری نسخے تیار کروائے اور انہیں مختلف اطراف میں روانہ کردیا۔

ثانیاً ان مصاحف کا رسم الخط ایسا رکھا کہ اس میں "ساتوں حروف" سما سکیں۔ چنانچہ یہ مصاحف نقطہ اور حرکات سے خالی تھے اور انہیں ہر حرف کے مطابق پڑھا جاسکتا تھا۔ جتنے انفرادی نسخے لوگوں نے تیار کر رکھے تھے ان سب کو نذر آتش کردیا۔

ثالثاً یہ پابندی عائد کردی کہ آئندہ جو مصاحف لکھے جائیں وہ اسی مصحف کے مطابق تیار کئے جائیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے تیار کردہ نسخہ میں الگ الگ سورتیں تھیں حضرت عثمانؓ نے انہیں اکٹھا کرکے ایک مصحف کی شکل دی ۲۸۔ ان اقدامات کا مقصد یہ تھا کہ تمام عالم میں رسم الخط اور ترتیبِ سُوَر کے اعتبار سے تمام مصاحف میں یکسانیت ہو اور ان مصاحف کو دیکھ

۲۷ - ایضاً، فتح الباری، شرح البخاری، IX، 15

۲۸ - سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، 2، 61

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کر فیصلہ کیا جاسکے کہ کونسی قرات درست اور کونسی غلط ہے۔ اس بات کی وضاحت حضرت علیؓ کے اس قول سے ہوتی ہے۔ جو ابن ابی داؤد نے کتاب المصحف میں نقل کیا ہے۔ ۲۹۔

قال علی :

لاتقولوا فی عثمان الاخیراً فو اللہ ما فعل الذی فعل فی المصاحف الاعن ملاعنا قال ما تقولون فی ہذہ القراۃ فقد بلغنی ان بعضھم یقولون ان قراءتی خیر من قراءتک وھذا یکادون ان یکون کفراً قلنا ماتری قال اری ان نجتمع الناس علی مصحف واحد فلاتکون فرقۃ ولااختلاف قلنا فیقم مارأیت

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے بارے میں کوئی بات ان کی بھلائی کے علاوہ نہ کہو۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی قسم مصاحف کے بارے میں جو کام کیا وہ ہم سب کی موجودگی میں کیا۔ انہوں نے ہم سب سے مشورہ کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ ان قراتوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کیونکہ مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میری قرات تمہاری قرات سے بہتر ہے۔ حالانکہ یہ ایسی بات ہے جو کفر کے قریب تر پہنچا دیتی ہے۔ اس پر ہم نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ ہم سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کردیں۔ تاکہ کوئی اختلاف و افتراق باقی نہ رہے ہم سب نے کہا کہ "آپ نے اچھی رائے قائم کی ہے"۔

اس روایت میں حضرت عثمان کے الفاظ "اَنْ نَجْمَعَ النَّاسَ عَلٰی مُصْحَفٍ وَّاحِدٍ" ہمارے موضوع کے اعتبار سے خاص توجہ کے حامل ہیں۔ کہ آپ نے یہ ارادہ ظاہر فرمایا کہ ہم ایک معیاری مصحف تیار کرنا چاہتے ہیں جو پورے عالم اسلام کے لئے یکساں طور پر حجت بن سکے اور اس کے بعد کسی صحیح قرآن کے انکار' یا منسوخ یا کسی شاذ قرات پر اصرار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

مولانا تقی عثمانی نے مصحف عثمانی کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی تیاری کے وقت بنیادی طور پر انہی صحیفوں کو سامنے رکھا گیا جو حضرت ابوبکر صدیق کے زمانے میں لکھے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی مزید احتیاط کے لئے وہی طریقہ اختیار فرمایا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور کے زمانے کی جو متفرق تحریریں مختلف صحابہ کرام کے پاس موجود تھیں انہیں دوبارہ طلب کیا گیا اور مصحف لکھتے وقت ان کا از سر نو مقابلہ کیا گیا۔ اس مرتبہ سورۃ الاحزاب کی ایک آیت "مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا" علیحدہ لکھی ہوئی صرف

۲۹ - ایضاً' حوالہ مذکور' 61

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت ابو خذیمہ کے پاس ملی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ آیت کسی کو یاد نہ تھی کیونکہ زید بن ثابت فرماتے ہیں "مجھے مصحف لکھتے وقت سورۃ احزاب کی آیت نہ ملی جو حضورؐ کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ حضرت خذیمہ بن ثابت انصاریؓ کے پاس ملی۔ ۳۰۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت زیدؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ کو اچھی طرح یاد تھی اس طرح اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ یہ آیت کہیں اور لکھی ہوئی نہ تھی۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں جو صحائف لکھے گئے ظاہر ہے کہ یہ آیت ان میں موجود تھی نیز دوسرے صحابہ کرامؓ کے پاس قرآن کریم کے جو انفرادی نسخے موجود تھے ان میں یہ آیت بھی شامل تھی۔ لیکن چونکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے کی طرح اس مرتبہ بھی تمام متفرق تحریروں کو جمع کیا گیا تھا جو صحابہ کرامؓ کے پاس علیحدہ لکھی ہوئی بھی ملیں لیکن سورۃ الاحزاب کی یہ آیت سوائے حضرت ابو خذیمہ کے کسی اور کے پاس الگ لکھی ہوئی دستیاب نہ ہوئی ۳۱۔ یہ تمام تفصیلات مولانا تقی عثمانی نے پیش کی ہیں ۳۲۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ حضرت عثمان کے قرآن کے جمع کرنے کی یہ شکل ہوئی کہ جس وقت وجوہِ قرات میں بکثرت اختلاف پھیل گیا اور یہاں تک نوبت آگئی کہ لوگوں نے قرآن مجید کو اپنی اپنی زبان میں پڑھنا شروع کردیا اور ظاہر ہے کہ عربی کی زبانیں بہت وسیع ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں میں سے ہر ایک زبان کے لوگ دوسری زبانوں کو بر سرِ غلط بتانے لگے اور اس معاملے میں سخت مشکلات پیش آنے لگیں اور بات بڑھ جانے کا خوف پیدا ہوگیا اس لئے حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کے صحف کو ایک ہی مصحف میں سورتوں کی ترتیب کے ساتھ جمع کردیا اور تمام عرب کی زبانوں کو چھوڑ کر محض قبیلۂ قریش کی زبان پر اکتفا کرلیا۔ اس بات کے لئے حضرت عثمانؓ نے دلیل یہ دی کہ قرآن مجید کا نزول دراصل قریش کی زبان میں ہوا تھا۔ اگرچہ وقت اور مشقت دور کرنے کے لئے اس کی قرات غیر زبانوں میں بھی کرلینے کی گنجائش دے دی گئی تھی لیکن اب حضرت عثمانؓ کی رائے میں وہ ضرورت مٹ چکی تھی۔ لہٰذا انہوں نے قرآن کی قرات کا انحصار محض ایک ہی زبان میں کردیا۔ ۳۳۔

۳۰۔ تقی عثمانی، مولانا، علوم القرآن، 191

۳۱۔ سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، I، 61

۳۲۔ تقی عثمانی، مولانا، حوالہ مذکور، I، 191

۳۳۔ سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور 161

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قاضی ابوبکر "الانتصار" میں لکھتے ہیں "کہ حضرت عثمانؓ نے ان اختلافات کو مٹایا جو اس وقت موجود تھے اور آپؓ نے آئندہ نسلوں کو فساد سے بچا لیا" ۳۴۔

علامہ بدرالدین عینیؒ "عمدۃ القاری فی شرح البخاری" میں لکھتے ہیں

انما فعل عثمان هذا ولم يفعل الصديق لان غرض ابى بكر كان جمع القرآن بجميع حروفه ووجوهها التى نزل بها وهى لغة قريش و غيرها مكان غرض عثمان تجريد لغة قريش من تلك القرآن وقد جاء ذالك مصرحاً فى قول عثمان لهولاء الكتاب جمع ابوبكر غير جمع عثمان

"یہ جو کچھ حضرت عثمانؓ نے کیا یہ حضرت عثمانؓ کے زمانے کا جمع کرنا تھا۔ یہ کام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ ان کی غرض تو قرآن مجید کو جمع کرنا تھا اور ان تمام وجوہِ لغات کے ساتھ جن پر قرآن مجید نازل ہوا اور وہ لغتِ قریش اور اس کے علاوہ دیگر لغات بھی شامل تھیں اور حضرت عثمانؓ کی غرض بھی یہ تھی کہ لغت قریش کو بقیہ لغات سے جدا کروایا جائے۔ چنانچہ اس بات کی تصریح حضرت عثمانؓ کے قول میں موجود ہے کہ جو انہوں نے کاتبین سے فرمایا تھا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق کا جمع کرنا اور تھا اور حضرت عثمانؓ کا اور تھا۔ ۳۶۔

ان روایات کی تصریح کرتے علماءِ اسلام نے حضرت عثمانؓ کے عمل کی یہی تشریح کی ہے کہ حضرت عثمانؓ کا مقصد قرآن مجید کے کسی حرف کو ختم کرنا نہ تھا، بلکہ انہیں تو اس بات کا افسوس تھا کہ بعض لوگوں نے درست حروف کا انکار شروع کر دیا تھا اور بعض آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے تھے اور اسی مقصد کے لئے آپؓ نے قرآن مجید کا معیاری نسخہ تیار کروایا تھا۔

یہی نقطہ نگاہ علامہ ابن حزمؒ نے "الفصل فی الملل" میں ۳۷، مولانا عبدالحقؒ نے تفسیر حقانی ۳۸ کے مقدمہ میں، علامہ زرقانی نے مناہل العرفان ۳۹ میں نقل کیا ہے۔

۳۴ - ایضاً، I، 61 ۳۵ - ایضاً، I، 61

۳۶ - عینی، بدرالدین، علامہ، حوالہ مذکور، vii، 655

۳۷ - ابن حزم، الفصل فی الملل والنحل، II، 81، 82

۳۸ - حقانی، عبدالحق، حوالہ مذکور، 51، 52

۳۹ - زرقانی، عبدالعظیم، محمد، مناهل العرفان فی علوم القرآن، I، 288، 269، 272

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کیا حضرت عثمانؓ نے جمع قرآن کی کاروائی سیاسی مقاصد کے پیش نظر کی؟

گزشتہ صفحات میں ہم نے عہد عثمانی میں قرآن مجید کے ایک متفقہ نسخہ کی تیاری کا پس منظر، ضرورت، اس کی تیاری اور اس کے بعد اس کے نفاذ کی تفصیلات بیان کردی ہیں۔ ان تفصیلات کی روشنی میں مستشرقین کے پیدا کردہ کئی ایک ابہام خود بخود دور ہوجاتے ہیں مثلاً" ان تفصیلات میں مندرجہ ذیل اعتراض خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ مصحف عثمانؓ کی تیاری محض بے مقصد کام نہ تھا بلکہ اس کی تیاری کی بھرپور ضرورت موجود تھی۔ یہ نسخہ کوئی نیا نسخہ نہ تھا بلکہ مصحفِ صدیقیؓ کی مکمل نقل تھی۔ بعض پہلوؤں سے یہ مصحف صدیقی سے مختلف تھا (مصحف صدیقی میں "سبعہ اَحرف" سے تعرض نہیں کیا تھا جبکہ مصحفِ عثمانی میں ایسا رسم الخط اختیار کیا گیا کہ جس میں تمام جائز قراتیں سما سکیں) مستشرقین کے مزید اعتراضات کے جوابات ہم آئندہ صفحات میں پیش کریں گے۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کا جو نسخہ تیار کروایا تھا اس پر مستشرقین نے کئی ایک اعتراضات کیے ہیں ہم نے ان اعتراضات کا ذکر چند صفحات میں کیا ہے یہ اعتراضات نوعیت کے اعتبار سے باہم متصادم ہیں، اس مصحف کے حوالے سے بعض لوگوں نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ مصحف عثمانؓ میں "سبعہ اَحرف" ختم کردیئے گئے اور اس کے اندر چھ حصے قرآن مجید ضائع کردیا گیا ۴۰۔

بعض دوسرے لوگوں نے اس کے برعکس بات کی ہے کہ مصحف عثمانؓ میں کوئی خاص بات نہ تھی اور جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مصحف میں کوئی ربط و ترتیب نہ تھی اسی طرح یہ مصحف بھی محض اوراق کا مجموعہ ہی تھا اس کے تیاری کے بعد بھی قرآن مجید میں اختلافات موجود رہے کیونکہ دیگر مصاحف بھی لوگوں کے زیر تلاوت رہے حضرت عثمانؓ نے ان اختلافات کو ختم کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا ۴۱۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے مصحف کی کوئی ضرورت نہ تھی ۴۲۔ مصحفِ عثمانی کی ضرورت اور اس کے بارے میں اصل حقیقت یہ ہے کہ

""اگرچہ قرآن حکیم بے شمار صحابہ کرامؓ کو زبانی یاد تھا تاہم لوگوں نے اپنے ہاں بھی لکھا ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو نسخہ تیار کروایا تھا اس میں اس بات کا اہتمام نہیں کیا

۴۰ - Jeffery, Arthur Op - Cit ., 5 - 6

۴۱ - Vide Bell, Richard, Intosduction to the Quran , 23

۴۲ - Ibid ., 23

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

گیا تھا کہ "سبعہ احرف" کے نتیجے میں لکھے گئے ان ذاتی مصاحف کو ختم کردیا جائے۔ لوگوں کے پاس ذاتی مصاحف بھی موجود رہے"۔ ۴۳۔

عہدِ نبویؐ کے قریب زمانے میں یہ احساس نہ تھا کہ مسلمان کسی مشکل کا شکار ہو جائیں گے کیونکہ اس وقت تک اسلام ابھی ایک علاقے تک محدود تھا لیکن جب اسلام بلاد و احصار میں پھیل گیا تو حافظے کے ساتھ ساتھ کتابت کی یکساں اہمیت محسوس کی جانے لگی اور بلاد و احصار کے مسلمانوں کو کسی ایک طریقے کے مطابق قرآن مجید پڑھایا گیا یہ بات ان میں عملاً معروف نہ ہوئی کہ قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے اس لئے پڑھاتے وقت ان میں اختلافات پیدا ہونے لگے ساتھ ہی انفرادی طور پر تیار کئے ہوئے مصاحف بھی کسی نہ کسی "حرف" کے مطابق تھے اور ان کے آپس میں اختلافات تھے لیکن ایک معیاری نسخہ موجود نہ تھا۔

آئندہ سطور میں ہم مستشرقین کے اس موقف کا رد ڈاکٹر صُبحی صالح کے بیان کی روشنی میں کریں گے کہ کیا حضرت عثمانؓ نے محض سیاسی مقاصد کے حصول اور سیاسی پالیسی کے طور پر قرآن مجید میں مداخلت کی تھی اور اپنی مرضی کا ایک نسخہ تیار کروالیا تھا اور ارکانِ کمیٹی حضرت عثمانؓ کے آلہ کار بن گئے اور گٹھ جوڑ کرکے ایک ایسا نسخہ تیار کرلیا ۴۹۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ

"حضرت عثمانؓ کی اس کاروائی کا اصل محرک وہ لوگ تھے جن کی نشاندہی حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے آذربائیجان سے واپسی پر کی تھی لیکن مستشرقین اس کاروائی کا محرک سیاسی مقاصد کے حصول قرار دیتے ہیں اس سلسلے میں "بلا شر" پیش پیش ہے۔ جس نے جمع و تدوین قرآن کے بارے میں حضرت عثمانؓ کی نیت پر حملے کئے ہیں یہ تمام حملے بالکل بے بنیاد ہیں۔ مستشرقین کے پاس کوئی بنیاد نہیں کہ جس سے ثابت کیا جاسکے کہ حضرت عثمانؓ کے پیش نظر سیاسی مقاصد کا حصول تھا اور آپؓ نے یہ کاروائی اس لئے بھی کی کہ

---

۴۳ - سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، I، 61

۴۴ - ایضاً" ، 61 ۴۵ - ایضاً" ، 61

۴۶ - بخاری، محمد بن اسماعیل، حوالہ مذکور، III، 146

۴۷ - سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، I، 61

۴۸ - ایضاً" ، I، 61

۴۹ - صبحی صالح، ڈاکٹر، حوالہ مذکور، 79

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مہاجرین کی اہمیت جتائی جاسکے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صبحی صالح نے بلاشر (Blacher) کا حوالہ دیا ہے۔۵۰۔

ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ یہ تمام اتہام محض مستشرقین کی الزام تراشی ہے اور عبث قیاس آرائیوں کا آئینہ دار ہے اور کسی تاریخی روایت سے ان کے اس دعویٰ کی تائید نہیں ہوتی۔ کوئی دانشور شخص یہ بات درست تسلیم نہیں کرتا کہ امام بخاریؒ جیسے محدث کے مقابلے میں جو کہ ثقاہت و امانت اور حفظ و ضبط میں اپنی نظیر نہیں رکھتے' مستشرقین کی ان بے سروپا باتوں کو اہمیت دے۔ حضرت عثمانؓ نے اس سلسلے میں جو کمیٹی تشکیل دی اس بارے میں بھی مستشرقین نے بے سروپا باتیں کی ہیں یہ کمیٹی چار حضرات پر مشتمل تھی۔۵۱۔

ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ محدث ابن ابی داؤد ایک ہی مسئلہ پر مختلف روائتیں نقل کرنے کے شائق ہیں اگرچہ ان میں واضح تضاد پایا جاتا ہو۔ اس پر مزید یہ کہ وہ مسئلہ زیر بحث میں امام بخاری کے ذکر کردہ چار اشخاص کی کمیٹی کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس سلسلے میں قائم شدہ دیگر کمیٹیوں کا ذکر کرتے ہیں مثلاً" وہ ایک کمیٹی کا ذکر کرتے ہیں جس کے رکن حضرت ابی بن کعبؓ بھی تھے اسی طرح وہ ایک اور کمیٹی کا ذکر کرتے ہیں جو دو صحابہ کرامؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور سعید بن العاصؓ پر مشتمل تھی۔ اس کاروائی سے دو برس قبل حضرت ابی بن کعبؓ وفات پاچکے تھے اسی طرح ایک اور کمیٹی کا ذکر کرتے ہیں جو بارہ اصحاب پر مشتمل تھی اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے خیالات پر صرف ایک ہی مستشرق نے کلام کیا ہے۔ یہ مستشرق (Schwally) ہے اس نے جرح و قدح کی ہے۔ مستشرق بلاشر اس پر تعجب و حیرت کا اظہار کرتا ہے: ابن ابی داؤد نے ایک ایسی کمیٹی کا بھی ذکر کیا ہے

جس کے ایک رکن ابی بن کعبؓ بھی تھے جو اس کاروائی سے دُو برس قبل وفات پاچکے تھے۔۵۲۔

کمیٹی کی تشکیل اور اس کے ارکان کے تعداد میں اس طرح کی روایات کے ذکر کرنے کا ان کے نزدیک مقصد یہ ہے کہ حفاظتِ قرآن کی ساری تاریخ کو مشکوک بنا دیا جائے۔ اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد کے علاوہ مستشرقین نے ان حضرات کی ذات پر بھی اعتراضات کئے ہیں اس سلسلے میں بلاشر نے طرح طرح کی قیاس آرائیوں سے کام لیا وہ پہلے تینوں قریشی صحابہؓ کو

۵۰ - ایضاً" ' 79
۵۱ - ایضاً" ' 79
۵۲ - ایضاً" ' 79

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت عثمان کی طرح امراء و خواص میں شامل کرتا ہے۔ یہ مستشرقین اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شخصیت و کردار کا کیا عالم تھا؟ اس معاشرے کا نقشہ بھی ان کے ذہنوں میں موجود نہیں ہے اس معاشرے میں عوام و خواص کا تصور کہاں باقی رہ گیا تھا اس معاشرے میں تو خلیفۂ رسول" خلیفہ ہوتے ہوئے لوگوں کی بکریوں کا دودھ دھو آتا تھا۔ خلیفۂ ثانی جس کے ڈر سے دشمن تھر تھر کانپتے تھے، راتوں کو بھیس بدل کر لوگوں کی خدمت کے لئے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگایا کرتے تھے۔ ہم خود مستشرقین ہی کی کتب سے ایسی مثالیں پیش کرسکتے ہیں کہ یہ بزرگ تقویٰ پرہیز گاری میں کس مقام پر فائز تھے کیا یہ لوگ تقویٰ کے اس مقام پر فائز ہوتے ہوئے قرآن میں من مانی تبدیلی کرنے کی خاطر مختلف حربے استعمال کرسکتے ہیں۔

اس معاشرے میں نہ اس قسم کی کاروائی کا امکان ہوسکتا تھا اور نہ ہی "خواص و عوام" کی کوئی تقسیم وہاں موجود تھی۔ جہاں حضرت عمرؓ جیسی شخصیت سے برسرِ منبر مواخذہ ہوسکتا تھا وہاں حضرت عثمانؓ کی اس قسم کی کاروائی پر لوگ خاموش رہ سکتے ہیں ۵۳۔

۱) بلاشر مزید لکھتا ہے کہ یہ تینوں مکی صحابہ حضرت عثمانؓ کے رشتہ دار تھے اس لئے وہ ایک مشترکہ مصلحت کے حصول کی خاطر باہم متفق ہوگئے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ کتابت قرآن مجید کا کام کسی ایسے شخص کے ہاتھوں ہو جو مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا رہنے والا ہو۔ بلاشر اس من گھڑت قصے کی تکمیل یوں کرتا ہے کہ حضرت زیدؓ جانتے تھے کہ وہ قریشِ مکہ کے طبقہ خواص میں شامل ہیں اس لئے وہ ان صحابہ کرامؓ کی رضا کو قرینِ مصلحت خیال کرتے تھے۔ ۵۴۔

بلاشر کے یہ خیالات بعیدِ عقل و قیاس اور لایعنی ہیں۔ ان خیالات میں تناقص و تضاد پایا جاتا ہے۔ اگر ہم صحابہ کرامؓ کے معاشرے کے تقویٰ اور احتیاط کی کوئی ایک جھلک ذہن میں رکھیں تو اس قسم کی حرکت کسی ذی ہوش انسان کے قلب و دماغ سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے نظریات کے بُطلان کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ بلاشر نے حضرت زید بن ثابتؓ کو تینوں مکی صحابہؓ کے ساتھ گٹھ جوڑ میں ملوث کرکے انہیں بلاوجہ متہم کیا ہے۔ اس کی کوئی نقلی یا عقلی دلیل موجود نہیں۔ بلاشر کے خیالات کے ردّ کے لئے مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

تحقیق ہمیشہ استدلال کی بنیاد پر ہوتی ہے، استدلال یا تو تاریخی شواہد کی بنا پر ہوتا ہے

۵۳ - ایضاً" 80

۵۴ - ایضاً" 80

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یا مختلف شواہد سے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر نتائج اخذ کئے جاتے ہیں لیکن بلاشر (Blacher) کے اس نقطہ نگاہ کے پیچھے کوئی بالواسطہ یا بلاواسطہ استدلال موجود نہیں ہے۔ دوسری طرف انصاف اور اصول کا تقاضا ہے کہ جب وہ کوئی دلیل اپنے نقطہ نظر میں پیش نہ کرے تو اس کی بات تسلیم نہ کی جائے خصوصا" جب وہ ایسی بات کر رہا ہو جو مسلمات کے برعکس ہو اس صورت میں مسلمانوں ہی کے اس نقطہ نگاہ کو درست تسلیم کیا جائے گا کہ حضرت عثمان کی اس کاروائی کے پیچھے نہ کوئی سازش کارفرما تھی نہ کوئی گٹھ جوڑ ہوا تھا اور نہ ہی اس کاروائی سے حضرت عثمانؓ ذاتی اغراض حاصل کرنا چاہتے تھے ۵۵۔

صحابہ کرامؓ جہاں تقویٰ کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے وہاں وہ قرآن و حدیث کے بارے میں حد درجہ محتاط بھی تھے وہ حضورؐ کے ان ارشادات کی اہمیت کو خوب جانتے تھے اور ان پر عمل پیرا تھے کہ آپ نے فرمایا تھا:

من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار ۵۶۔

"جس نے میرے بارے میں جھوٹ بات کی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"

ابن کثیر نے ابن عباسؓ سے حضورؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

من قال في القرآن برايه فليتبوا مقعده من النار ۵۷۔

جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

جبکہ مستشرقین خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس کمیٹی کے ارکان حد درجہ محتاط اور متقی تھے بلاشر لکھتا ہے کہ

"اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ کمیٹی کے ارکان کو اپنی ذمہ داری کا پورا پورا احساس تھا اگرچہ وہ ان دونوں کی تنقید و تبصرہ کے طرز وانداز سے پوری طرح آشنا نہ تھے ۵۸۔

اس کی دونوں باتوں میں تضاد ہے ایک طرف ان کو ذمہ دار اور متقی قرار دیتا ہے اور دوسری طرف قرآن جیسی کتاب میں تحریف کی سازش میں ملوث قرار دیتا ہے ظاہر ہے دونوں

---

۵۵ - ایضاً، 80

۵۶ - مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، I، 81

۵۷ - ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، I، 5 (مقدمہ)

۵۸ - صبحی صالح، ڈاکٹر، حوالہ مذکور، 81

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں سے ایک بات درست ہو سکتی ہے اور ہم اس بات کو درست کہیں گے جسے تاریخ اور دلائل و شواہد ثابت کریں۔ ہم اس سلسلے میں ولیم میور کی وضاحت بھی پیش کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے ساتھی مستشرقین کے مؤقف کو رد کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ اس نظرِ ثانی میں علماء نے آیات اور قرات میں سے ایک ایک آیت کا پہلے نسخوں سے مقابلہ کیا ۵۹۔

اس کمیٹی میں قریشی صحابہؓ کو شامل اسی لئے کیا گیا کہ قرآن انہیں کے لب و لہجہ میں نازل ہوا تھا ۶۰۔ میور نے بھی اس مصحف کی تیاری کا جواز تسلیم کیا ہے کہ آذر بائیجان میں لوگوں کے اندر قرآن پاک کی تلاوت پر اختلاف دیکھنے میں آئے تھے ۶۱۔

۲) "حضرت عثمانؓ نے دیگر چند صحابہؓ سے مل کر اپنی پسند کا نسخہ تیار کروالیا تھا

اس الزام کا رد ہم مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں کرسکتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں جب زید بن ثابتؓ نے تدوین قرآن کے کام کا آغاز کیا تو حضرت عمرؓ نے تدوینِ قرآن کمیٹی کے سامنے آیتِ رجم پیش کی لیکن حضرت زید بن ثابتؓ نے اسے قرآن مجید میں شامل نہیں کیا ۶۲۔

اگر ایسا ہی مسئلہ ہوتا جیسا کہ مستشرقین بیان کرتے ہیں تو حضرت عمرؓ اپنی حیثیت استعمال کرکے یہ آیت قرآن مجید میں شامل کرسکتے تھے لیکن چونکہ یہ آیت قرآن مجید کا حصہ نہ تھی اس لئے اسے شاملِ قرآن نہیں کیا گیا۔

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت **"لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ......"** صرف ایک ہی صحابی سے ملی جب تک اس آیت کے بارے میں بھی وہ شرائط پوری نہ ہوئیں جو اس وقت ملحوظ رکھی تھیں' اس وقت تک اسے شاملِ قرآن مجید نہ کیا گیا۔

یہی معاملہ عہدِ عثمانیؓ میں سورۃ الاحزاب کی آیت
"مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ...الخ" کے ساتھ پیش آیا تھا ۶۳۔

اگر حضرت عثمانؓ کے کچھ ذاتی مقاصد تھے تو ان کی تکمیل کے لئے دوسرے صحابہؓ کو (ان صحابہ کے بجائے) کمیٹی میں شامل کرکے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرسکتے تھے۔

مشہور مستشرق اسپرنگر مسلمانوں کے فن اسماء الرجال (جو انہوں نے حضور کے ارشادات کو پرکھنے کے لئے جاری کیا تھا اور جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہ کرسکی) کے بارے میں لکھتا ہے۔

۵۹ - Mior ' William. ۶۰ - Ibid , xiii. ۶۱ - Ibid , xiii.

۶۲ - تفصیلات کے لئے ناسخ و منسوخ' جلال الدین سیوطی کی کتاب الاتقان کا مطالعہ کریں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"مسلمانوں نے پیغمبر اسلام کے اقوال محفوظ کرنے کے لئے پانچ لاکھ لوگوں کے حالات زندگی محفوظ کرلئے" ۶۴۔ ایسی محتاط قوم سے یہ بات کیونکر منسوب کی جاسکتی ہے کہ اس نے ملی بھگت کرکے قرآن مجید میں تغیرو تبدل کیا ہے۔

اسلامی معاشرہ اس وقت طبقاتی طور پر امیر اور غریب میں منقسم نہ تھا کہ کچھ صحابہؓ کو امراء کے طبقہ سے اور کچھ کو غرباء کے طبقہ سے منسوب کیا جائے۔

جس معاشرے میں ایک بڑھیا برسرِ منبر حضرت عمرؓ جیسے جلالی خلیفہ وقت کو کسی مسئلے پر ٹوک سکتی ہے اور عام آدمی خلیفہ سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنا خطبہ جاری کرنے سے پہلے مجھے جواب دیں کہ ہم سب کی قمیصیں تو چھوٹی ہیں اور آپؓ کی قمیص بیت المال کے کپڑے سے اتنی لمبی کس طرح بن گئی؟ اور خلیفہ کو اس کا جواب دینا پڑتا ہے ۶۵۔ اس معاشرے میں کیونکر گمان کیا جاسکتا ہے کہ ان کے سامنے قرآن حکیم میں تغیر ہوگیا اور وہ خاموش بیٹھے رہے؟

اسی سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ

حضرت عثمانؓ کی سیاسی پالیسیوں کے ساتھ بعض لوگوں نے اختلاف کیا لیکن آپ کو بالاتفاق "جامع القرآن" کا خطاب دیا ۶۶۔ اگر جمع قرآن بھی سیاسی پالیسیوں کا حصہ ہو تو لوگ آپ کے خلاف فتنہ پیدا کرتے وقت آپ پر تحریفِ قرآن مجید کا الزام بھی لگاتے۔ یہ مصحف امت میں اتحاد کا باعث ہی ہوا نہ کہ افتراق کا۔

تحریف قرآن مجید کی جسارت تو ایک عام مسلمان بھی نہیں کرسکتا چہ جائیکہ حضرت عثمانؓ جیسی ممتاز ہستی پر یہ الزام عائد کیا جائے۔ ۶۷۔

آپؓ کی شرافت کا تو یہ عالم تھا کہ آخری ایام میں جب باغیوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تھا آپؓ نے سرکاری محافظ قبول نہ کیے اور فرمایا میری خاطر کسی مسلمان کا خون نہیں بہنا چاہیے۔ ۶۸۔

---

۶۳ - عہد نبوی میں حفاظت قرآن، ملاحظہ فرمائیں صبحی صالح کی کتاب علوم القرآن

۶۴ - شبلی نعمانی، مولانا، سیرت النبیؐ" I، 42

۶۵ - سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، II، 124، 127

۶۶ - ایضاً" I، 61

۶۷ - ایضاً" ، II، 151، 153

۶۸ - ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، III، 60

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کیا اس بات کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے کہ انہوں نے ذاتی غرض کی خاطر قرآن مجید میں تحریف کردی ہو۔ علامہ مقریؒ اپنی کتاب "نفح الطیب" میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے تیار کروائے ہوئے مصحف پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

هذا ما جمع عليه جماعة من اصحاب رسول الله ﷺ منهم زيد بن ثابت و عبد الله بن زبير و سعيد بن العاص رضى الله عنهم ۶۹۔

شاہ ولی اللہؒ کے الفاظ کہ "صحابہ کرامؓ کے مشورہ اور اجماع سے ایک نسخہ تیار کیا گیا" خاص طور پر قابل ذکر ہیں اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ کاروائی حضرت عثمانؓ کا ذاتی کام نہ تھا بلکہ صحابہ کرامؓ ان کے ساتھ شامل تھے۔ ۷۰

۳) کیا حضرت عثمانؓ نے وہ آیات قرآن مجید سے حذف کردی تھیں جن میں حضرت علیؓ اور اہلِ بیت کے مناقب جمع کئے گئے تھے؟ ۷۱۔

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حقائق پیش کئے جاسکتے ہیں۔

یہ اعتراض سراسر عقل کے خلاف ہے خصوصاً" بنو امیہ اور حضرت علیؓ کے ساتھیوں کے درمیان مخاصمت کو ذہن میں رکھیں تو نظر آتا ہے کہ اتنے شدید اختلافات کے باوجود حضرت علیؓ کے ساتھی اسی قرآن پر متفق رہے جسے بعد میں لوگوں نے "مصحفِ عثمانی" کا نام دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ آج تک تمام فرقے قرآن کی صیانت اور عصمت پر متفق ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ جنہوں نے قرآن مجید دو مرتبہ لکھا' دونوں کے عہد میں حضرت علیؓ موجود تھے لیکن کبھی بھی قرآن کے بارے میں اختلاف نہیں ہوا نہ ہی حضرت علیؓ نے کوئی اختلاف کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ میں کسی ایک کا دور بھی جبرو تشدد کا دور نہ تھا کہ حضرت علیؓ مجبوراً" چپ ہوگئے' نہ ہی اس بات کا امکان ہوسکتا تھا کہ قرآن سے آیات و مضامین حذف کئے جارہے ہوں اور لوگ خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ اگر حضرت علیؓ تینوں خلفاء کے عہد میں کچھ نہ کرسکے تو بعد میں جب وہ خود خلیفہ بنے تو اس وقت بھی تو وہ سب کچھ کرسکتے تھے اس وقت تو انہیں کوئی روکنے والا نہ تھا اگر وہ ایسا کردیتے کہ (بقولِ مستشرقین) اصل قرآن امت کو لوٹا دیتے تو انہیں کوئی روکنے

۶۹ - مقری' نفح الطیب' I' 398

۷۰ - ولی اللہ' شاہ' ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء' II' 5

۷۱ - فنڈر' پادری' میزان الحق' 36' 44

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

والا نہ تھا' اور وہ امت کے ہیرو بن جاتے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ "جامع القرآن" کا خطاب تو صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ کو ملا ہے ۷۲۔

حضرت علیؓ امت سے کہہ سکتے تھے کہ لوگو یہ ہے قرآن کا وہ حصہ جو پہلے تین خلفاء نے غائب کروا دیا تھا اور اس کا علم صرف مجھے ہی تھا ہم تو اس کے بالکل برعکس دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پورے عہد حکومت میں اس کا تذکرہ تک نہیں کیا بلکہ ہمیں تو اس کے بالکل برعکس بیانات ملتے ہیں یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حضرت علیؓ بہت ہی جرأت مند انسان تھے کیا کوئی شخص یہ بات گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی حضرت علیؓ کے بارے میں کوئی رائے قائم کرلے کہ انہوں نے تحریفِ قرآن کی کاروائی آنکھوں سے دیکھ لی ہو اور کسی کو روکا تک نہیں یا تو بزدلی کا مظاہرہ کیا یا مصلحت کا۔ قرآن مجید جبکہ ان کے بارے میں کہتا ہے کہ

يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے۔ ۷۳۔

رمضان المبارک کی راتوں میں جب اُبی ابن کعبؓ لوگوں کی امامت کرواتے اور قرآن مجید سناتے تھے اس وقت حضرت علیؓ ان کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

اگر قرآن مجید میں کوئی ردّ و بدل ہوا ہوتا تو آپؓ اسی وقت اعتراض کرسکتے تھے نیز یہ کہ حضورؐ آپؓ کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ ۷۴۔

مصحفِ عثمانی کی بنیاد وہ نسخہ تھا جو اس وقت حضرت حفصہؓ کی تحویل میں تھا ۷۵۔

عقل کہتی ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ نے قرآن میں تغیر و تبدل کردیا تھا تو پھر حضرت حفصہؓ کو ان کا مصحف واپس کبھی نہ کیا جاتا کیونکہ اس کی موجودگی میں تو حضرت عثمان کی ساری کاروائی رائیگاں جاسکتی تھی۔ حضرت حفصہؓ نے کبھی بھی یہ نہیں فرمایا کہ اے عثمانؓ آپ نے تو ایک نیا قرآن تیار کرلیا ہے' حالانکہ میرا مصحف کچھ اور تھا۔

---

۷۲ - حریری' غلام احمد' تاریخ تفسیر ومفسرین' 91

۷۳ - المائدہ' 54

۷۴ - بخاری' محمد بن اسماعیل' حوالہ مذکور' I' 234

۷۵ - ایضاً" III' 146

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت عثمان نے باقی تمام مصاحف نذر آتش کردیئے اور اس کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان کے تیار کروائے ہوئے نسخے کو کوئی چیلنج نہ کرسکے لیکن اتنی بات تو تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے کہ حضرت حفصہؓ والا نسخہ مروان بن حکیم کے دور تک موجود تھا حضرت عثمانؓ کے قرآن کے نسخے کی تیاری (۲۴ھ تا ۳۵ھ) ۷۶۔ اور مروان کی فرمانروائی کے درمیان کئی برس کا عرصہ گزرا۔ اگر حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم میں تغیرو تبدل کردیا تھا تو حضرت حفصہؓ کا نسخہ قرآن کی اصلی صورت میں موجود تھا۔ لہٰذا اصل نقول تیار کروائی جاسکتی تھیں۔ یہ بات بھی ناقابل تسلیم ہے کہ حضرت عثمانؓ کا دور جبرو تشدد کا دور تھا ایسا خیال کرنا تاریخی غلطی ہوگی جس خلیفہ نے بلوائیوں کے ہاتھوں محض اس لئے شہادت قبول کی کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی ان کی حفاظت کرے اور ان کے دروازے پر کھڑا ہو اور حفاظت کرتے ہوئے کسی مسلمان کی جان ضائع ہو، وہ ہستی ذاتی مقاصد کے تحت تیار کردہ قرآن کو لوگوں میں مروّج کرنے کے لئے لوگوں پر تشدد کرے گی؟

۴) اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد حضرت حفصہؓ والے نسخے سے اصل قرآن مجید کو حاصل نہ کیا جاسکا۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ کے اثرات بڑے گہرے تھے تو یہ بات بھی بڑی خلاف واقعہ ہے کیونکہ جو خلیفہ بلوائیوں کے ہاتھوں کسی میدان میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں شہید ہو رہا ہے اور اس کی شہادت کا بدلہ بھی نہیں لیا جارہا اس کے سیاسی اثرات کے بارے میں کیا تصور کیا جاسکتا ہے؟

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب مسلمانوں کے فرقوں میں خون ریز لڑائیاں ہو رہی تھیں اس وقت بھی ان سب کا قرآن ایک ہی تھا۔ ایک قرآن پر متفق ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ نے دیگر مصاحف ہی تلف کئے تھے لوگوں کے حافظے سے تو قرآن محو نہیں ہوا تھا۔

حضرت عثمانؓ کے مصحف کے بارے میں علامہ ابنِ حزم نے اس نقطہ نگاہ کا جواب یوں دیا ہے۔

حضرت علیؓ جو روافض کے نزدیک بہت عظیم مقام رکھتے ہیں پونے چھ برس تک برسرِ اقتدار رہے۔ ان کا حکم چلتا تھا ان پر کیا دباؤ تھا کہ انہوں نے اصل قرآن جاری نہیں فرمایا؟

۷۶ - ندوی، معین الدین، تاریخ اسلام، I، 378

۷۷ - ایضاً، 378

۷۸ - ابن حزم، حوالہ مذکور، II، 78

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

امام حسنؓ کو بھی خلافت ملی وہ بھی معصوم سمجھے گئے ہیں ...... ان سب باتوں کے باوجود یہ کس طرح جرأت ہو سکتی ہے کہ ایسی بات کہی جائے ۷۸۔' علامہ فرماتے ہیں

قرآن پاک میں کوئی حرف کم ہونا' زائد ہونا' تبدیل ہونا ہم کیسے تسلیم کرسکتے ہیں جبکہ قرآن مجید میں تغیر کے مرتکب ہونے کی وجہ سے ان حضرات سے جہاد' اہلِ شام سے لڑائی کرنے سے زیادہ ضروری اور اہم تھا۔ ۷۹۔

کیا حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ اور اہل بیت سے متعلقہ آیات قرآن مجید سے نکال دی تھیں؟ مستشرقین کے اس موقف کا جواب ہم انہیں کے ایک ساتھی ولیم میور کے حوالے سے پیش کریں گے۔ میور لکھتے ہیں یہ اعتراض سراسر عقل کے منافی ہے۔ خصوصاً" بنو اُمیہ اور حامیانِ حضرت علیؓ کے مناقشات پر نظر کرتے ہوئے کہ اتنے شدید اختلافات کے باوجود حامیانِ حضرت علیؓ اسی قرآن مجید پر متفق رہے۔ جسے بعد میں انہیں لوگوں نے "صحیفۂ عثمانی" سے موسوم کیا نہ صرف یہ بلکہ آج تک تمام شیعہ سُنّی فرقے قرآن مجید کی صیانت و عصمت پر متفق ہیں۔ ۸۰۔

آخر میں ولیم میور لکھتے ہیں

پس ہمارے ان معارضات سے ثابت ہے کہ موجودہ قرآن میں کوئی ایسی آیت نظر انداز نہیں کی گئی جو حضرت علیؓ کی عصمت پر دال ہو۔

کیا حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کا ۶/۷ حصہ ضائع کردیا؟

۵) مستشرقین کا ایک اعتراض یہ ہے کہ

"حضرت عثمان نے جب مصحف تیار کروایا تو انہوں نے سات قراتوں میں سے چھ کو خارج کردیا اور لوگوں کو ایک ہی قرات (حرف) پر جمع کردیا۔ اس طرح ان کے بقول حضرت عثمانؓ نے ۱/۷ قرآن باقی رہنے دیا اور ۶/۷ حصہ ضائع کردیا"۔ ۸۱۔

اس اعتراض کا جب ہم تحقیقی جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اس کے پیچھے مستشرقین کی کم علمی کار فرما ہے یا ان کی دانستہ حقائق سے چشم پوشی۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل نکات اصل مسئلے کی وضاحت کرتے ہیں۔

۷۹ - ایضاً" ' 78

۸۰ - Mior , William , OP. Cit, xiv

۸۱ - ناصر' کے ایل' قرآن شریف کے متن کا تاریخی مطالعہ' 25

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مستشرقین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید قرآن مجید کا ہر ہر لفظ سات سات قراتوں سے پڑھنے کی اجازت تھی حالانکہ ایسی صورت حال نہ تھی۔

"سبعہ احرف" محض الفاظ کی ادائیگی کا فرق تھا۔ ایک لفظ دوسرے لفظ کے مترادف تھا، سات میں سے کوئی ایک اختیار کرلیا گیا تو قرآن مجید کا لفظ ادا ہوگیا اس فرق سے معانی میں بھی کوئی واضح فرق نہیں پڑتا تھا۔

مزید جو اس نقطۂ نگاہ کا اصل جواب ہے وہ یہ کہ

حضرت عثمانؓ نے درحقیقت لوگوں کو متواتر اور ثابت شدہ قراتوں پر جمع کیا تھا۔ یہ تو حقیقت ہی کے برعکس ہے کہ انہوں نے سات قراتیں یا "سبعہ احرف" کو ختم کرکے ایک "حرف" پر لوگوں کو جمع کیا تھا۔ ۸۲۔ مصحفِ عثمانی میں ایسا رسم الخط اختیار کیا گیا کہ اس میں بھی وہ ساری قراتیں اور حروف سما سکیں۔ آپ نے یہ اہتمام اس لئے کیا تھا بلکہ صحیح تر لفظوں میں آپ کے مصحف کا اصلی مقصد یہ تھا کہ شاذ قراتوں کے پھیلنے کا سدباب کیا جائے اور جائز و ثابت شدہ قراتوں میں قرآن مجید کو محدود کیا جائے ۸۳۔

حضرت عثمانؓ کے رسمُ الخط جس میں کہ "سات حروف" سما سکیں اس کی مثالیں دوسری جگہ بیان کردی گئی ہیں، ذیل میں ان کو مکرر بیان کیا جاتا ہے "امام ابنِ حزم" نے بھی اس سلسلے میں اپنی کتاب "الفصل فی الملل والنحل" میں مدلل بحث کی ہے اور اس قسم کے اعتراض کا رد خالص عقلی اور منطقی انداز میں کیا ہے کہ کیا فی الواقع حضرت عثمانؓ کے عہد میں قرآن میں تغیر ہوگیا تھا۔ امام موصوف نے خود یہود و نصاریٰ کے طرف سے کئے گئے کچھ اعتراضات کا بھی ذکر کیا ہے اور پھر ان کا رد فرمایا ہے۔ ۸۴۔

۶) مستشرقین نے تمام زورِ استدلال اس پر صرف کردیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کا مصحف ناقابلِ اعتبار، غیر مرتب اور نامکمل تھا اس کے لئے وہ مختلف قسم کے حربے اختیار کرتے ہیں۔ مزید اعتراض یہ کرتے ہیں کہ حیاتِ نبیؐ کے آخری عرصہ میں متعدد آیات منسوخ ہوگئی تھیں۔ اس سلسلے میں ابن جزریؒ لکھتے ہیں۔ ۸۵۔

۸۲ - زرقانی، عبدالعظیم، محمد، حوالہ مذکور، I، 253، 254

۸۳ - ایضاً" I 254

۸۴ - ابن حزم، حوالہ مذکور، II، 76، 88

۸۵ - الجزری، ابوالخیر، النشر فی القرآت العشر، II، 38

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ولاشك ان القرآن نسخ منه و غير فيه فى العرصة الاخيرة فقد صح النص بذلك عن غير من الصحابة وروينا باسناد صحيح عن زر بن جيش قال قال لى ابن عباس رضى الله عنه اى القراءتين تقرأ قلت الاخيرة قال فان النبى ﷺ كان يعرض القرآن على جبريل عليه السلام كل عام مرة قال فرض عليه القرآن فى العام الذى قبض فيه النبى ﷺ مرتين فشهد عبد الله يعنى ابن مسعود مانسخ منه و مابدل

"اس میں شک و شبہ نہیں کہ قرآن میں زمانہ وحی میں نسخ اور تغیرات اللہ کے حکم کے مطابق ہوتے رہے ہیں اور متعدد صحابہ سے ایسی مرویات بھی وارد ہیں اور ہم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت زرّ بن حُبَیش سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ دونوں قراتوں میں سے کونسی تلاوت کرتے ہیں تو میں نے جواب دیا "میں آخری عرصہ والی تلاوت کرتا ہوں پھر فرمایا کہ نبی اکرمؐ سے جبریل امینؑ ہر سال ایک مرتبہ قرآن کا دور فرماتے حتی کہ جس سال آپ کی وفات ہوئی تب سے آپ پر ایک سال میں دُو دور کرنا لازم ہوا تھا۔ عبداللہ بن مسعود نے بھی گواہی دی ہے کہ اس موجودہ قرآن میں اَب کوئی منسوخ آیت نہیں نہ ہی کوئی تغیر ہے"۔

یہ تو ہے کہ عرصہ اخیرہ سے قبل بہت سی قراتیں خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوخ ہو گئیں۔ حضرت ابی بکرہؓ نے مترادف الفاظ کے جس اختلاف کا ذکر کیا ہے اس کی جزئیات بھی یقیناً اسی وقت منسوخ ہوگئی ہوں، لیکن مستشرقین کا اس نسخ اور تبدیلی سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کو محرف بنانا صحیح نہیں کیونکہ حضرت عثمانؓ نے جو مصحف تیار کروایا تھا وہ عرصہ اخیرہ کے مطابق تھا۔ جب کہ تمام منزل وحی تبدیلیوں کے بعد اپنا اپنا اصل مقام پا چکی تھی۔

بناء بریں ہم پوری طمانیت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مصحفِ عثمانی اور حضرت زید بن ثابتؓ کے اس نسخے میں اصلاً" کوئی تعرض نہ تھا جس میں زید نے قرات کی مختلف صورتوں میں سے صرف قریش کے لہجہ کو محفوظ رکھا۔ ۸۶۔

۷) بعض لوگوں نے مصحف عثمانؓ کے بارے میں ابہام پیش کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ایک طرف فرمایا کہ لکھنے والوں میں رسم الخط کے بارے میں کہیں اختلاف ہو تو قریش کے رسم الخط کو ترجیح دی جائے۔ ۸۷۔ اور دوسری طرف یہ کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے ساتوں

۸۶ - Mior, William, Opcit , xix

۸۷ - سیوطی، جلال الدین، حوالہ مذکور، I، 62

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حروف کو باقی رکھا تو پھر قریش کے رسم الخط کو باقی رکھنے کا کیا مطلب ہوا؟

کیا مصحفِ عثمانی لغتِ قریش کے مطابق لکھا گیا؟

اس ابہام کا ازالہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ "حضرت عثمان کے اس جملہ سے حافظ ابن جریرؒ اور بعض دوسرے علماء نے بھی یہ سمجھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے چھ حرف ختم کر کے صرف ایک حرف یعنی حرفِ قریش کو باقی رکھا"۔ لیکن درحقیقت اگر عثمان غنیؓ کے اس ارشاد پر اچھی طرح سے غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس سے یہ سمجھنا درست نہیں کہ انہوں نے حرفِ قریش کے علاوہ باقی چھ حروف کو ختم کروا دیا تھا بلکہ مجموعی طور پر تمام روایات کے مطالعے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ارشاد سے حضرت عثمانؓ کا مطلب یہ تھا کہ

"اگر قرآن مجید کی کتابت کے دوران "رسم الخط" کے طریقے میں کوئی اختلاف ہو تو قریش کے "رسم الخط" کو اختیار کیا جائے۔ اس مفہوم کو اخذ کرنے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی ہدایت کے بعد صحابہ کرامؓ نے جب کتابت قرآن مجید کا کام شروع کیا تو پورے قرآن کریم کے دوران ان میں صرف ایک اختلاف پیش آیا اس اختلاف کا ذکر امام زہریؒ نے یوں فرمایا ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ اور باقی اراکینِ کمیٹی کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ تابوت کو "تابوۃ" لکھا جائے یا "تابوت" لکھا جائے چنانچہ اسے قریش کے رسم الخط کے مطابق "تابوۃ" لکھا گیا"۔ ۸۸۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ اور قریشی صحابہؓ کے درمیان جس اختلاف کا ذکر فرمایا اس سے رسم الخط کا اختلاف مراد تھا نہ کہ لغات کا۔ اس سلسلے میں امام طحاویؒ سے بھی کافی تفصیلات موجود ہیں۔

۸) مصحف عثمانیؓ پر ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ حضرت عثمانؓ کے سامنے جب ان کا لکھوایا ہوا نسخہ پیش کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا۔

ان فی ھذا القرآن لحناً ستقیمه العرب بالسنتهم ۸۹۔

اس اعتراض اور حضرت عثمانؓ کے ان الفاظ کے بارے میں علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں۔

"لَمْ يَصِحَّ عَنْ عُثْمَانَ أَصْلاً" یعنی یہ روایت حضرت عثمانؓ سے بالکل ثابت نہیں ہوئی ہے

۸۸ - ایضاً، I، 61

۸۹ - آلوسی، محمود سید، علامہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن و السبع المثانی، I، 28

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس سلسلے میں دوسرا جواب یہ ہے کہ

مصحف عثمانی پر صحابہ کرامؓ کا اجماع تھا' "رسم" پر بھی اجماع ثابت ہے جبکہ بفرضِ محال اگر یہ غلط ہے تو غلطی پر اجماع (حدیث کی رو سے) نہیں ہو سکتا۔

اس روایت کے آغاز میں بھی مذکور ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جمع قرآن کمیٹی کے ارکان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اَحسَنتُم وَاَجمَلتُم" تم نے اچھا اور عمدہ کام کیا۔ اس مجموعہ میں اگر غلطی ہوتی تو آپؓ غلطی کی کس طرح تحسین فرماتے۔

ابوعبیدؓ سے عبدالرحمان بن ہانی نے نقل کیا ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھا کہ کاتبان حضرت عثمانؓ کے سامنے مصاحف پیش کرتے تھے تو اس میں "لَم یَتَسَنَّ" "لَا تَبدِیلَ لِلخَلقِ" اور "وَاَمهِلِ الکَافِرِینَ" لکھا ہوا تھا۔ آپ نے قلم دوات منگوا کر تینوں جگہوں پر غلطی کی اصلاح کردی اس روایت سے اس شبہ کی نفی ہوتی ہے کہ آپؓ نے احتیاط سے کام نہ لیا۔ بلکہ آپؓ نے تو کتابت کی معمولی سی غلطی بھی نہ رہنے دی۔

۹) بعض مستشرقین کا کہنا ہے کہ ابن مسعودؓ مصحفِ عثمانی سے متفق نہ تھے۔

اس سلسلے میں ترمذی شریف میں ایک روایت ہے جس میں امام زہریؒ سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی شکایت تھی کہ کتابت کا کام ان کے سپرد کیوں نہ کیا گیا جبکہ حضرت زید بن ثابتؓ کے مقابلے میں انہوں نے زیادہ طویل عرصے تک حضورؐ کی صحبت سے فیض حاصل کیا تھا" ۹۰۔

اس سلسلے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "فتح الباری" میں بھی اس نقطہ نگاہ کا رد کیا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں ۹۱

حضرت عثمانؓ کا موقف یہ تھا کہ انہوں نے یہ کام مدینہ طیبہ میں شروع کیا تھا اور ابنِ مسعودؓ اس وقت کوفے میں تھے اور حضرت عثمانؓ ان کے انتظار میں اس کام کو مؤخر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی حضرت زید بن ثابتؓ کو یہ کام سونپا تھا انہوں نے یہی مناسب سمجھا کہ یہ مرحلہ بھی انہی کے ہاتھ سے تکمیل کو پہنچے۔ حافظ ابن حجرؒ کی اس توجیہہ کے علاوہ اس نقطہ نگاہ کا تردید یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اس وقت جو مسئلہ درپیش تھا اس میں صحابہ کے مقامی مرتبے کا عمل دخل کم تھا بلکہ اس کے مقابلے میں اس مسئلے کا تعلق تجربے سے زیادہ تھا۔

۹۰ - ترمذی' محمد بن عیسیٰ' جامع الترمذی' vi ' 229

۹۱ - ابن حجر' عسقلانی' حوالہ مذکور' ix ' 13 - 15

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضورؐ نے جن صحابہ کرامؓ کو "علمائے قرآن" سے موسوم کیا تھا اور قراء ارشاد فرمایا تھا ان میں عبداللہ بن مسعودؓ بھی تھے۔ لیکن عہدِ عثمانؓ کا معاملہ کچھ اس سے مختلف تھا۔ کیا زید بن ثابتؓ کیلئے یہ اعزاز کم تھا کہ حضرت ابن مسعودؓ پر فوقیت رکھنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے پہلے "جمع القرآن" کے نام پر حضرت زید بن ثابتؓ کو ہی مامور فرمایا۔ اس وقت تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مدینہ کے اندر موجود تھے اور ان کی موجودگی کے باوجود حضرت زید بن ثابتؓ کو منتخب فرمایا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ کو مصحف کی تیاری پر کوئی پہلی مرتبہ متعین نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس سے پہلے عہدِ شیخین میں بھی ان کو اس کام کے لئے موزوں ترین قرار دیا گیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے متقدمین ہی کی اقتداء میں انہیں تعینات کیا تھا۔ دونوں مواقع پر انہیں کا انتخاب اس سبب سے تھا کہ انہیں عرصۂ اخیرہ تک حضورؐ کا ساتھ نصیب رہا ۹۲۔ اس لئے حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے منصب میں موازنہ کرتے ہوئے ہمیں ان مذکورہ بالا حقائق کو ذہن میں رکھنا ہوگا۔

۱۰) "احراقِ مصحف" کے بارے میں ولیم میور کہتا ہے کہ یہ ایک ناانصافی کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے مجمع علیہ نسخہ کے علاوہ تمام مصاحف تلف کروا دیئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل اس میں ان کا مقصد فقط حفاظتِ کتاب الٰہی تھا، نہ ہی وہ اس سے کسی ممکنہ تحریف کے مرتکب ہوئے تھے لہٰذا اس دور میں کسی نے بھی حضرت عثمانؓ پر یہ الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔ اگر بفرضِ محال حضرت عثمانؓ ایسا ہی کرتے تو یہ راز ضرور آشکار ہو کر رہتا۔ حقیقت میں حضرت عثمانؓ پر یہ اتہام متاخرین شیعہ نے اپنے اعتراض کے لئے وضع کرلیا ہے۔ ۹۳

اس سلسلے میں مزید تفصیلات کے لئے تفسیر "روح المعانی" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کے مصحف پر اعتراضات کے جواب کے سلسلے میں ہم ولیم میور کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں۔ جس میں وہ لکھتا ہے کہ

"قرآن مجید کی ترتیب خود اس کی شاہد ہے کہ جامعین نے اس میں پوری دقتِ نظر کا لحاظ رکھا اس کی مختلف سورتیں اس سادگی سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کردی گئیں ہیں جن کی ترتیب دیکھ کر کسی تصنیفاتی تکلف کا شائبہ تک نہیں رہتا، جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ جامعینِ قرآن میں تصنیف کی شوخی سے زیادہ ایمان و اخلاص کا جذبہ کارفرما تھا اور اس ایمان کے ولولہ میں وہ نہ صرف سورتوں بلکہ آیات کی ترتیب میں بھی تصنع سے اپنا دامن

۹۲ - ایضاً، 13 - 15

۹۳ - Mior , William Opcit , vii

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بچائے ہوئے نکل گئے"۔ ۹۴۔ پھر ولیم میور آخری نتائج اخذ کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں

"ہم پورے شرح صدر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ عہدِ عثمانی میں زید بن ثابتؓ نے قرآن کی جس صورت میں نظر ثانی کی وہ نہ صرف حرفاً" حرفاً" درست ہے بلکہ اس کے جمع کرنے کے موقع پر جو اتفاقات یکجا ہوگئے ان کی رو سے بھی یہ نسخہ اس قدر صحیح ہے کہ نہ تو اس میں کوئی آیت اصل وحی الٰہی سے اوجھل ہوئی اور نہ اس قسم کے کسی شائبہ کی گنجائش ہے' نہ ہی جانبین نے از خود کسی آیت کو قلم انداز کیا ہے۔ ۹۵۔

پس! یہی وہ قرآن ہے جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دیانت و امانت کے ساتھ دوسروں کو سنایا۔۹۶۔

مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مستشرقین درحقیقت "مصحفِ عثمانی" پر بے جا اعتراضات کر کے مسلمانوں کو بدظن کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یہ بدگمان کرنا تو دور رہا خود ان کے اقوال ہی باہم اس قدر مختلف ہو گئے کہ جن میں ایک جگہ اگر مصحف کی تنقیص کی گئی تو دوسرے مقام پر خود اسی ہی قلم سے توصیف و تحمید کے الفاظ بھی نکلے ہیں اور وہ مسلمانوں کو بدظن کرتے کرتے خود اپنے جال میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ اس مصحف کو جھٹلانا تو درکنار! خود اس "حفاظتِ قرآن" سے متاثر ہو کر ان کے قدم ڈگمگا گئے ہیں تو یہ ہے قرآن کا اعجاز! کہ کوئی حملے کی نیت بھی کرے تو اپنی ہی ہستی کو جھٹلا بیٹھتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ان مستشرقین کو یہ باتیں بھی دین حق کی راغب نہیں کرتیں۔ اللہ نے کس قدر صحیح فرمایا ہے

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

جس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کا سامان نہ کریں اسے کون ہدایت دے سکتا ہے

(۹۴) اس عبارت میں ولیم میور نے صحابہ کی تعریف کے پس پردہ ان پر ایسا سنگین الزام وارد کیا ہے جس کو محترم مقالہ نگار بھانپ نہیں سکے اور وہ ہے "صحابہ کا سورتوں کی ترتیب کے ساتھ ساتھ آیات کی ترتیب میں بھی عمل دخل"!! اس بارے میں اختلاف موجود ہے کہ آیا سورتوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا صحابہ کی ترتیب شدہ؟ لیکن اس پر مکمل اتفاق ہے کہ آیات کی ترتیب تو توقیفی ہے اور اس میں کسی کا کوئی حصہ نہیں۔ آئندہ کسی مضمون میں اس نکتہ کی مکمل وضاحت کردی جائے گی۔ (ادارہ)

۹۴ - Ibid., xxi

۹۵ - Ibid ., xxi

۹۶ - Ibid , xxi

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ